اے قائدین اسلام! ہمارے ملک میں بہت خیر موجود ہے۔ بڑے باصلاحیت اور بابرکت عوام موجود ہیں۔ تاہم اسے اخلاص کی ضرورت ہے۔ سچائی کی ضرورت ہے۔ آپ کے دشمن منصوبہ بندی کرتے ہیں، عمل کرتے ہیں اور ترقی کرتے جارہے ہیں اور آپ اس سارے معاملے سے غافل پڑے ہیں۔

اپنے معاملے میں اللہ سے ڈرو! ایک ہی لفظ پر اکٹھے ہو جاؤ۔ جان رکھو کہ جو خطرہ اسلامی ملک کے کسی ایک حصہ کو درپیش ہے وہ تمام مسلمانوں کیلئے خطرہ ہے۔

اللہ کے بندو! آج مسجد اقصیٰ یہودیوں کے ظلم سے اللہ کے حضور اور مسلمانوں کے سامنے شکوہ کر رہی ہے۔ وہ نمازیوں پر ظلم وستم ڈھانے کی، انہیں اذیتیں دینے کی المناک داستانیں سنا رہی ہے۔ حال یہ ہے کہ مسلمان اپنے حال میں مصروف ہیں۔ ہر کوئی اپنے آپ میں مگن ہے۔ یہودی اس موقع کا خوب فائدہ اٹھا رہے ہیں اور مسجد اقصیٰ کی حرمت پامال کرنے میں اور اسے جلانے میں مصروف ہیں۔

اے مسلمان پناہ گزینو! اپنے معاملے میں اللہ سے ڈرو اور جان رکھو ہمارے دل آپ کے ساتھ دھڑکتے ہیں، ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو سلامتی کے ساتھ اپنے اپنے گھروں میں لوٹائے۔ صبر کرتے رہو، راہ حق پر گامزن رہو اور اجر پر یقین رکھو۔ جان رکھو! یہ سب اللہ تعالیٰ کی قضا اور اس کی تقدیر ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''کوئی مصیبت ایسی نہیں جو زمین میں یا تمہارے اپنے نفس پر نازل ہوتی ہو اور ہم نے اس کو پیدا کرنے سے پہلے کتاب میں لکھ نہ رکھا ہو، ایسا کرنا اللہ کیلئے بہت آسان کام ہے۔ (یہ سب کچھ اس لیے ہے) تا کہ جو کچھ بھی نقصان تمہیں ہو اس پر تم دل شکستہ نہ ہو اور جو کچھ اللہ تمہیں عطا فرمائے اس پر بھول نہ جاؤ اللہ ایسے لوگوں کو پسند نہیں کرتا جو اپنے آپ کو بڑی چیز سمجھتے ہیں اور فخر جتاتے ہیں۔''

اے امتِ اسلام! اے حجاج بیت الحرام! اللہ کا شکر ادا کیجئے کہ اس نے آپ کو اس مقدس گھر تک پہنچنے کا شرف نصیب فرمایا اور یہ کہ آپ نے اسے پاک، پرامن اور پرسکون پایا ہے۔ طرح طرح کی سہولیات آپ نے اس میں پائی ہیں اس نعمت پر اللہ کا شکر ادا کیجئے کیونکہ یہ نعمت اول تا آخر اللہ کے فضل و احسان کے بعد اس ملک کی اعلیٰ قیادت کی محنت کا نتیجہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس ملک کو حرمین سے نوازا ہے جب سے ملک عبدالعزیز نے اسے فتح کیا ہے اور اس مقدس حصے کو اس ملک کا حصہ بنایا ہے تب سے یہ ملک عدل اور اسلامی شریعت پر قائم ہے، اس میں حرمین کی خصوصی نگہداشت کی جاتی ہے۔ پھر ملک عبدالعزیز کے

بیٹوں نے اس ملک کی ترقی اور حفاظت حرمین میں اپنا اپنا کردار ادا کیا، ان میں سے ہر ایک کے کام نمایاں ہیں۔ یہ خدمت حرمین کو تقرب الٰہی کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ یہاں تک کہ شاہ سلمان کا دور آیا تو اس کی حکومت نے بھی حرمین پر خصوصی توجہ مرکوز رکھی ہے۔ انہوں نے بڑی ہمت کے ساتھ اعلیٰ اقدام کرتے ہوئے جرأتمندانہ فیصلے کیے۔ اس نعمت پر اور ہر حال میں ہم اللہ کی تعریف بجالاتے ہیں۔

اے مسلمانو! بیت اللہ کے حاجیو! آج کا دن عرفات کا دن ہے۔ یہ اللہ کے ہاں افضل ترین دن ہے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ''اللہ تعالیٰ اس دن سے زیادہ کسی دن میں بھی لوگوں کو جہنم کی آگ سے آزادی نہیں بخشتا۔ اللہ تعالیٰ اس دن قریب آتا ہے، فرشتوں سے مخاطب ہوتا ہے اور فرماتا ہے: یہ کیا چاہتے ہیں؟ زمین سے قریب آتا ہے اور فرشتوں سے بڑے فخر میں مخاطب ہوتا ہے کہ دیکھو! میرے بندے غبار آلود اور پراگندہ حال میری طرف چلے آئے ہیں۔ میں تمہیں گواہ ٹھہراتا ہوں کہ میں نے ان سب کو بخش دیا ہے۔''

اے مسلمان حاجی! پوری کوشش کیجئے کہ تمہارا حج مبرور ہو اور اللہ کے ہاں قبول بھی ہو۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ حج میں اخلاص اپنایا جائے۔ اس حج کو زندگی کا ایک نیا آغاز بنایئے جو احسان اور فرمانبرداری پر مشتمل ہو۔ اس حج کو گمراہی سے ہدایت کا سفر قرار دیجئے۔ پانچ وقت کی نماز ادا کیجئے، اللہ کی حرام کردہ چیزوں سے دُور رہیے۔ اللہ سے قبولیت اور توفیق کا سوال کیجئے۔

اے مسلمان نوجوانو! دشمنان اسلام کی چالوں سے چوکنے رہو! دشمن آپ کے خلاف سازشیں کر رہے ہیں اور گمراہ راستوں کی طرف بلا رہے ہیں۔ حالانکہ گمراہ فکر پھیلانے والوں سے اگر پوچھا جائے کہ ان دھماکوں کا کیا مقصد ہے تو وہ کوئی جواب نہ دے سکیں گے کیونکہ وہ کفار کے تابع ہو چکے ہیں۔ غیر مسلموں نے انہیں دھوکہ میں ڈال دیا ہے۔

اپنے معاملے میں اللہ سے ڈریے۔ اپنی اولاد کی حفاظت کیجئے۔ ان کی درست عقیدے، اللہ اور رسول ﷺ کی محبت پر پرورش کیجئے۔ انہیں ہر گمراہی اور غلط عقیدے سے بچا کر رکھیے اور خبردار کرتے رہیے۔ ان کی اور ان کے دوستوں کی راہنمائی کرتے رہیے۔ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں ان گمراہیوں اور ان عظیم مصیبتوں سے محفوظ رکھے گا۔ میں اللہ سے اپنے لیے اور آپ کیلئے توفیق اور ہدایت کا سوال کرتا ہوں۔

(بشکریہ: ہفت روزہ ''اہل حدیث'' لاہور)

شاہِ اسلام، صحابی ابن صحابی، وحی کے کاتب و امین

سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما

تحریر (ابو اُمامہ نوید احمد بشار: مدرس جامعہ علوم اثریہ جہلم)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر جاں نثار ہمیں اپنی جانوں سے بڑھ کر محبوب ہے۔ ہر صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہمارے ایمان کا جزوِ لاینفک ہے۔ وہ اسلام کے اولین پاسبان اور نبوت کے گواہ ہیں۔ اسلامی مبلغین کی فہرست میں سب سے پہلا نام انہی کا آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت وفرماں برداری میں ان کا کوئی ثانی نہیں۔ تقویٰ وللّٰہیت میں وہ اپنی مثال آپ ہیں۔ انہی اسلامی سپوتوں میں ایک نام سیدنا ومحبوبنا ابوعبدالرحمٰن، معاویہ بن ابی سفیان بن حرب رضی اللہ عنہما کا ہے۔ اُمتِ مسلمہ کے بعض ظالم لوگ بے سند تاریخی واقعات کو سامنے رکھ کر آپ رضی اللہ عنہ کے متعلق طوفانِ بدتمیزی کھڑا کرتے ہیں۔ کچھ لوگ بعض ایسی روایات کو پیش کرتے ہیں، جن میں فہمِ سلف سادہ لوح عوام اور جذباتی نوجوانوں سے مخفی رکھا جاتا ہے۔ اس ظلم کے پردے میں ان کی ذات کے حسین کردار و کارنامے نظروں سے اوجھل رکھنے کی ناپاک جسارت کی جاتی ہے۔ وہ اس فعلِ قبیح کے ارتکاب کے وقت یہ بھول جاتے ہیں کہ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منظورِ نظر تھے جنہوں نے ایک طویل عرصہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حالتِ دوزانوں بیٹھ کر کتابتِ وحی کے حساس ونازک فریضے کو سرانجام دیا۔ آپ ہی کے بارے میں چند باتیں ہدیہ قارئین کی جارہی ہیں۔

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ اور کتابتِ وحی

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں (وَكَانَ يَكْتُبُ الْوَحْيَ) ''سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کاتبِ وحی تھے'' [دلائل النبوۃ للبیھقی 243/6، وسندہ صحیح]

امام ابومنصور معمر بن احمد، اصبہانی رحمہ اللہ محدثین کرام کا اجماعی عقیدہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں (وَاَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِى سُفْيَانَ كَاتِبُ وَحْيِ اللّٰهِ وَاَمِينُه وَرَدِيفُ رَسُولِ اللّٰهِ وَخَالُ الْمُؤْمِنِينَ).

''سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو وحی الٰہی کے کاتب وامین ہونے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سواری پر سوار ہونے اور مومنوں کے ماموں ہونے کا شرف حاصل ہے۔'' [الحجۃ فی بیان المحجۃ للامام قوّام

السنّة الاصبھانی:1/248، وسندہ صحیح]

جنتی لشکر کی کمان

سیدہ اُم حرام رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے سنا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے(اَوَّلُ جَیْشٍ مِنْ اُمَّتِی یَغْزُوْنَ الْبَحْرَ، قَدْ اَوْجَبُوا) ''میری امت میں سے پہلا گروہ جو سمندری جہاد کرے گا، انہوں نے (مغفرت وجنت کو) واجب کرلیا۔'' [صحیح البخاری:1/410، ح:2924]

شارحِ صحیح بخاری، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں(وَقَوْلُه :قَدْ اَوْجَبُوا، اَیْ فَعَلُوا فِعْلًا، وَجَبَتْ لَهُمْ بِهِ الْجَنَّةُ) ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ انہوں نے واجب کرلیا، کی مراد یہ ہے کہ انہوں نے وہ کارِ خیر سرانجام دیا، جس کی بنا پر ان کے لیے جنت واجب ہوگئی۔'' [فتح الباری:6/103]

گزشتہ روایت میں سب سے پہلے بحری جہاد کے لیے روانہ ہونے والے لشکر کے لیے جنت کی خوشخبری سنائی گئی ہے، آیئے! جانتے ہیں کہ اس لشکر کا مصداق کون ہیں؟

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن (سیدہ ام حرام) بنتِ ملحان رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور وہاں ٹیک لگا کر بیٹھ گئے، (اسی حالت میں سو گئے) پھر آپ (بیدار ہوئے اور) مسکرائے۔ سیدہ ام حرام رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ کیوں مسکرائے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں کچھ لوگ جہاد کے لیے سبز سمندر میں سفر کریں گے۔ وہ تختوں پر براجمان بادشاہوں کی طرح ہوں گے۔ سیدہ ام حرام رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! دعا کیجیے، اللہ تعالیٰ مجھے اس میں شمولیت فرمانے کا شرف بخشے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمادی۔

روایت کے آخر میں یہ الفاظ ہیں(فَرَكِبَتِ الْبَحْرَ فِي زَمَانِ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِينَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ، فَهَلَكَتْ)

''چنانچہ سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کے دور میں سیدہ ام حرام رضی اللہ عنہا نے بحری سفر کیا، پھر جب سمندر سے باہر آئیں تو ان کی سواری نے انہیں نیچے گرادیا اور اس طرح وہ جامِ شہادت نوش فرما گئیں۔''

[صحیح البخاری:2788، صحیح مسلم:1912]

صحیح مسلم میں بھی ہے کہ اس سمندری جہاد کی سعادت و قیادت اور فضیلت بھی سیدنا

معاویہ رضی اللہ عنہ کے حصے میں آئی۔اس بات پر امت کا اجماع واتفاق ہے کہ پہلا لشکر جس نے بحری جہاد کیا، اس کے کمانڈر سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ تھے۔اس حدیث سے آپ رضی اللہ عنہ کی منقبت وفضیلت کو چار چاند لگ گئے ہیں۔ثابت ہوا کہ یقیناً آپ رضی اللہ عنہ کو جنت کی سند حاصل ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں

سیدنا عبدالرحمٰن بن ابو عمیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا(اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا، وَاهْدِهٖ، وَاهْدِ بِهٖ، وَلَا تُعَذِّبْهُ) ''اے اللہ! معاویہ کو ہدایت یافتہ اور ہدایت کنندہ بنا۔ان کو بھی ہدایت دے اور ان کے ذریعے لوگوں کو بھی۔ان کو عذاب سے بچا۔'' [سنن الترمذی:3842، الشریعۃ للآجری:1914، والسیاق لہ، وسندہ حسن]

سیدنا عرباض بن ساریہ سُلَمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ فرماتے ہوئے سنا (اَللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ وَالْحِسَابَ، وَقِهِ الْعَذَابَ) ''اے اللہ! انہیں قرآنِ کریم کی تفسیر اور حساب سکھا دے اور ان کو عذاب سے بچا لے۔'' [مسند الامام احمد: 127/4، الشریعۃ للآجری: 1970-1973، وسندہ حسن]

کیسی دورُخی بعض لوگوں کی...... جس نبی کے لیے تن من دھن قربان کرنے کے نعرے لگاتے ہیں، وہی محبوب نبی جس کے لیے دعائیں کریں...... اس کے خلاف زبان درازی کرتے ہیں۔سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے خلاف زبان کھولنے والو!...... ذرا فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے باباجان کی مقبول دعاؤں کی لاج ہی رکھ لو۔

ایک حدیث اور اس کی وضاحت

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں(كُنْتُ أَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ، فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ، فَتَوَارَيْتُ خَلْفَ بَابٍ، قَالَ :فَجَاءَ، فَحَطَأَنِي حَطْأَةً، وَقَالَ :اذْهَبْ، وَادْعُ لِي مُعَاوِيَةَ، قَالَ :فَجِئْتُ، فَقُلْتُ هُوَ يَأْكُلُ، قَالَ :ثُمَّ قَالَ لِي :اذْهَبْ، فَادْعُ لِي مُعَاوِيَةَ، قَالَ :فَجِئْتُ، فَقُلْتُ:هُوَ يَأْكُلُ، فَقَالَ لَا أَشْبَعَ اللّٰهُ بَطْنَهُ) ''میں بچوں کے ساتھ کھیل میں مصروف تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔میں ایک دروازے کے پیچھے چھپ گیا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (پیار سے) میرے

کندھوں کے درمیان تھپکی لگائی اور فرمایا: جاؤ اور معاویہ کو میرے پاس بلاؤ۔ میں معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو وہ کھانا کھا رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دوبارہ فرمایا: جاؤ اور معاویہ کو میرے پاس بلاؤ۔ میں دوبارہ گیا تو وہ ابھی کھانا ہی کھا رہے تھے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان کے پیٹ کو نہ بھرے۔" [صحیح مسلم:2/325، ح:2604]

یہ حدیث سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت بیان کرتی ہے۔ حقائق سے نابلد بعض لوگ اس فرمان نبوی کو سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے خلاف پیش کرتے ہیں۔ حالانکہ اس سے آپ رضی اللہ عنہ کی تنقیص ثابت نہیں ہوتی، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ کلام بہ طورِ بددعا نہیں تھا، بلکہ بہ طورِ مزاح اور بہ طورِ تکیہ کلام تھا۔ کلامِ عرب میں ایسی عبارات کا بہ طورِ مزاح یا بہ طورِ تکیہ کلام استعمال ہونا ایک عام بات ہے۔ عربی لغت و ادب کے ادنیٰ طلبہ بھی اس سے واقف ہیں۔

مشہور لغوی، شارحِ مسلم، حافظ یحییٰ بن شرف نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: (إِنَّ مَا وَقَعَ مِنْ سَبِّهٖ وَدُعَائِهٖ وَنَحْوِهٖ، لَيْسَ بِمَقْصُودٍ، بَلْ هُوَ مِمَّا جَرَتْ بِهٖ عَادَةُ الْعَرَبِ فِي وَصْلِ كَلَامِهَا بِلَا نِيَّةٍ، كَقَوْلِهٖ تَرِبَتْ يَمِينُكَ، وعَقْرٰى حَلْقٰى، وَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ :لَا كَبِرَتْ سِنُّكِ، وَفِي حَدِيثِ مُعَاوِيَةَ لَا اَشْبَعَ اللّٰهُ بَطْنَه، وَنَحْوِ ذٰلِكَ، لَا يَقْصُدُونَ بِشَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ حَقِيقَةَ الدُّعَاءِ)

"بعض احادیث میں (صحابہ کرام کے لیے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو بددعا وغیرہ منقول ہے، وہ حقیقت میں بددعا نہیں، بلکہ یہ ان باتوں میں سے ہے جو عرب لوگ بغیر نیت کے بطورِ تکیہ کلام بول دیتے ہیں۔ (بعض احادیث میں کسی صحابی کو تعلیم دیتے ہوئے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان (تَرِبَتْ يَمِينُكَ) (تیرا داہنا ہاتھ خاک آلود ہو)، (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا کہ) (عَقْرٰى حَلْقٰى) (تُو بانجھ ہو اور تیرے حلق میں بیماری ہو)، اس حدیث میں یہ فرمان کہ 'لَا كَبِرَتْ سِنُّكِ (تیری عمر زیادہ نہ ہو) اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ: لَا اَشْبَعَ اللّٰهُ بَطْنَه (اللہ تعالیٰ ان کا پیٹ نہ بھرے)، یہ ساری باتیں اسی قبیل سے ہیں۔ ایسی باتوں سے اہل عرب بددعا مراد نہیں لیتے۔" [شرح صحیح مسلم:16/152] ناصر السنہ، علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں 'وَقَدْ يَسْتَغِلُّ بَعْضُ الْفِرَقِ هٰذَا الْحَدِيثَ، لِيَتَّخِذُوا مِنْهُ مَطْعَنًا فِي مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَلَيْسَ فِيهِ مَا

يُسَاعِدُهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ، كَيْفَ؟ وَفِيهِ اَنَّه كَانَ كَاتِبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟'

''بعض گمراہ فرقے اس حدیث کو غلط استعمال کرتے ہوئے اس سے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی تنقیص ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں، حالانکہ اس حدیث میں ایسی کوئی بات نہیں جو ان کی تائید کرتی ہو۔اس حدیث سے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی تنقیص کیسے ثابت ہو گی، اس میں تو یہ ذکر ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتبِ وحی تھے؟۔'' [سلسلة الاحاديث الصحيحة وشيء من فقهها وفوائدها:82]

علمی مقام اور اوصاف

ابن ابو ملیکہ رحمہ اللہ تابعی بیان کرتے ہیں (قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ :هَلْ لَكَ فِي اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ مُعَاوِيَةَ؟ فَإِنَّه مَا اَوتَرَ إِلَّا بِوَاحِدَةٍ، قَالَ :اَصَابَ، إِنَّه فَقِيهٌ) ''سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ آپ امیر المومنین معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ انہوں نے صرف ایک رکعت وتر ادا کیا ہے۔اس پر انہوں نے فرمایا: انہوں نے درست کیا ہے، بلاشبہ وہ فقیہ ہیں۔'' [صحیح البخاری 351/1:، ح:3765]

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں (مَا رَاَيْتُ اَحَدًا بَعْدَ عُثْمَانَ اَقْضٰى بِحَقٍّ مِنْ صَاحِبِ هٰذَا الْبَابِ، يَعْنِي مُعَاوِيَةَ) ''میں نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے بعد سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر حق کے مطابق فیصلہ کرنے والا کوئی نہیں دیکھا۔'' [تاریخ دمشق لابن عساکر:161/59، وسندہ حسن]

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں 'مَا رَاَيْتُ اَحَدًا بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ اَسْوَدَ مِنْ مُعَاوِيَةَ' '' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر شان وشوکت والا کوئی نہیں دیکھا۔'' [تاریخ دمشق لابن عساکر:173/59، وسندہ حسن] سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں 'مَا رَاَيْتُ اَحَدًا بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ، اَشْبَهَ صَلَاةً بِرَسُولِ اللّٰهِ مِنْ اَمِيرِكُمْ هٰذَا، يَعْنِي مُعَاوِيَةَ' ''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جہانِ فانی سے رخصت ہونے کے بعد سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم والی نماز پڑھنے والا کوئی نہیں دیکھا۔'' [الفوائد المنتقاة للسمرقندی :67،وسندہ صحیح]

امام محمد بن شہاب زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں 'عَمِلَ مُعَاوِيَةُ بِسِيرَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ سِنِينَ، لَا يَخْرِمُ مِنْهَا شَيْئًا' ''سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے سالہا سال سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی سیرت پر یوں عمل کیا کہ اس میں ذرا برابر بھی کوتاہی نہیں کی۔'' [السنۃ لابی بکر الخلال:683، وسندہ صحیح]

جلیل القدر تابعی ابو مسلم خولانی رحمہ اللہ نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا'اَمَّا بَعْدُ!فَلَا وَاللّٰهِ، مَا اَبْغَضْنَاکَ مُنْذُ اَحْبَبْنَاکَ، وَلَا عَصَیْنَاکَ مُنْذُ اَطَعْنَاکَ، وَلَا فَارَقْنَاکَ مُنْذُ جَامَعْنَاکَ، وَلَا نَکَثْنَا بَیْعَتَنَا مُنْذُ بَایَعْنَاکَ، سُیُوْفُنَا عَلٰی عَوَاتِقِنَا، اِنْ اَمَرْتَنَا اَطَعْنَاکَ، وَاِنْ دَعَوْتَنَا اَجَبْنَاکَ، وَاِنْ سَبَقْتَنَا اَدْرَکْنَاکَ، وَاِنْ سَبَقْنَاکَ نَظَرْنَاکَ'

''اللہ کی قسم! ہم نے جب سے محبت کرنا شروع کی ہے، آپ سے نفرت نہیں کی۔ جب سے آپ کی اطاعت میں آئے ہیں، نافرمانی نہیں کی۔ جب سے ملے ہیں، آپ سے جدا نہیں ہوئے۔ جب سے آپ کی بیعت کی ہے، بیعت نہیں توڑی۔ ہماری تلواریں کندھوں پر ہیں، اگر آپ کا حکم ہوا تو ہم سرمو انحراف نہیں کریں گے۔ اگر آپ نے پکارا تو لبیک کہیں گے۔ اگر آپ ہم سے آگے نکل گئے تو ہم آپ کے پیچھے جائیں گے اور اگر ہم آگے نکل گئے تو آپ کا انتظار کریں گے۔'' [مسائل الامام احمد بروایۃ ابنہ ابی الفضل صالح 330، وسندہ حسن]

حبرِ امت اور ترجمانِ قرآن، سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں 'مَا رَاَیْتُ رَجُلًا اَخْلَقَ لِلْمُلْکِ مِنْ مُّعَاوِیَۃَ'''میں نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر اقتدار کے لیے موزوں شخص نہیں دیکھا۔'' [الامالی من آثار الصحابة للامام عبد الرزّاق:97، السنّة لابی بکر الخلّال:637، وسندہ صحیح]

اُم المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: 'مَا زَالَ بِی مَا رَاَیْتُ مِنْ اَمْرِ النَّاسِ فِی الْفِتْنَۃِ، حَتّٰی اِنِّی لَاَتَمَنّٰی اَنْ یَّزِیْدَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مُعَاوِیَۃَ مِنْ عُمْرِی فِی عُمْرِہٖ' ''فتنے کے دور میں لوگوں کے جو حالات میں دیکھتی رہی، ان میں ہمیشہ میری یہ تمنا تھی کہ اللہ تعالیٰ میری عمر، معاویہ رضی اللہ عنہ کو لگا دے۔'' [الطبقات لابی عروبة الحرّانی، ص :41، وسندہ صحیح]

اوپر ذکر کردہ اقوال کی روشنی میں اب بات ایک ہی ہے کہ یا تو صحابہ کرام اور محدثین کرام جن کے اخلاص اور سچائی پر مسلمان ایک ہی رائے رکھتے ہیں، وہ غلطی کر گئے ہیں۔ جنھوں نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا، آپ کی حکومت کا مشاہدہ کیا اور محدثین کرام نے آپ رضی اللہ عنہ کا قریب ترین زمانہ پایا۔ دوسری طرف آج کا جاہل انسان ہے، جو خواہشاتِ نفس کا پجاری، اسلامی تعلیمات سے کوسوں دور، سچ و جھوٹ میں فرق کرنے سے عاجز اور سیرت معاویہ کے حقائق سے ناواقف ہے۔ وہ باطل پر ہے۔ دلائل سے ہٹ کر ہماری اس کیفیت کا تو یہی جواب ہے کہ ٹھوکر آج کے گمراہ کو لگی ہے۔ سلف صالحین عین راہِ راست پر گامزن تھے۔

جیسا کہ شیخ الاسلام ثانی، عالم ربانی علامہ ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: إِنَّ إِحْدَاثَ الْقَوْلِ فِي تَفْسِيرِ كِتَابِ اللّٰهِ الَّذِي كَانَ السَّلَفُ وَالْأَئِمَّةُ عَلَى خِلَافِهِ يَسْتَلْزِمُ أَحَدَ أَمْرَيْنِ: إِمَّا أَنْ يَكُونَ خَطأً فِي نَفْسِهِ، أَوْ تَكُونَ أَقْوَالُ السَّلَفِ الْمُخَالِفَةِ لَهُ خَطأً، وَلَا يَشُكُّ عَاقِلٌ أَنَّهُ أَوْلَى بِالْغَلَطِ وَالْخَطأِ مِنْ قَوْلِ السَّلَفِ.

''تفسیر قرآن میں سلف اور ائمہ دین کے خلاف رائے دینے میں دو ہی صورتیں بن سکتی ہیں، یا تو وہ خود غلط ہوگا یا پھر اس کے خلاف سلف کے اقوال غلط ہوں گے۔ کوئی عاقل اس بات میں شک نہیں کرسکتا کہ سلف کے اقوال کی نسبت وہ قول خود غلطی اور خطا کے زیادہ لائق ہے۔'' (مختصر الصواعق المرسلۃ ص: 373)

ایک اہم بات اگر کسی کی سمجھ میں آ گئی تو.........؟

امام ربیع بن نافع، ابو توبہ، حلبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: 'مُعَاوِيَةُ سِتْرٌ لِأَصْحَابِ النَّبِيِّ، فَإِذَا كَشَفَ الرَّجُلُ السِّتْرَ اجْتَرَأَ عَلَى مَا وَرَاءَهُ'' سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ اصحابِ رسول کے لیے پردہ ہیں۔ جب کوئی شخص پردے کو ہٹا دیتا ہے تو پردے کے پیچھے والی چیزوں پر جسارت کرنے لگتا ہے۔'' [تاریخ بغداد للخطیب: 209/1، تاریخ دمشق لابن عساکر 209/59، وسندہ حسن]

قارئین کرام! آپ سے بہ طور خیر خواہی گزارش ہے کہ امام ربیع بن نافع رحمہ اللہ کی اس بات کو بار بار پڑھیں۔ ساتھ اس بات پر غور کریں کہ امام موصوف کا یہ تجزیہ کس قدر سچ ثابت ہوا ہے؟ کیا یہ بات سچ نہیں ہے کہ بعض الناس نے جب ''خلافت وملوکیت'' کی تفصیل سمجھانا چاہی اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی بادشاہت پر تنقید کا دروازہ کھولا تو ایسے حضرات نے ضرور دامادِ رسول سیدنا عثمان ابن عفان، سیدنا مغیرہ بن شعبہ، سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہم اور ان کے علاوہ دیگر صحابہ کرام کے خلاف زہر اُگل کر اپنا اعمال نامہ سیاہ کیا۔ آج بھی جن لوگوں نے اس بدبختی سے اپنا منہ کالا کیا ہے، وہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ساتھ دیگر صحابہ کرام کو ضرور اپنی زبان درازی کی لپیٹ میں لے کر آئیں گے۔ امام حلبی رحمہ اللہ مسلمانوں کو یہی سمجھانا چاہتے ہیں کہ مسلمانو! اگر تم سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف نفرت کے تیر پھینکو گے تو ایک نہ ایک دن تمہارا حملہ دامادِ رسول، شرم وحیا کے پیکر، محسنِ اسلام اور خلیفہ ثالث سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کی شخصیت پر ہو جائے گا۔

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ پر تنقید کا جائزہ

کئی دفعہ اس بات پر غور کیا کہ ہم تو اپنے اساتذہ کی تھوڑی سی اَن جانے میں گستاخی کو جرم سمجھتے ہیں،

والدین سے بد اخلاقی کے ساتھ پیش آنے کو سوچتے بھی نہیں۔ پھر کچھ لوگ پتہ نہیں کیوں اتنے نڈر ہو گئے ہیں کہ صحابہ کرام جیسی پاک باز ہستیوں کے خلاف زبان کھول لینے کی جرأت کر لیتے ہیں۔

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے خلاف زبان درازی کرنے والو!............سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کا نہیں......تو ان کی نسبت کا ہی خیال کر لیا کرو........کبھی تصور میں ڈوب کر ان لمحات میں یاد کرو....سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی خوش قسمتی اور اپنی بدقسمتی پر غور کرو....جب میرے آقا آواز دیتے ہوں گے: معاویہ (رضی اللہ عنہ) کو بلاؤ.......یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں حاضر ہوں........معاویہ (رضی اللہ عنہ)! ذرا میرے پاس بیٹھو........اللہ کی اس وحی کو ذرا لکھو.....سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو زانو بیٹھ کر کتابتِ وحی کے نازک و حساس فریضے کو سرانجام دیتے ہوں گے........مسلمانو! غور کرو اس بات پر.....جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو کتابتِ وحی کی سعادت بخشی......پھر میرے محبوب آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کا مقام و مرتبہ کتنا زیادہ ہوگا۔ اس کے باوجود بعض لوگ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ پر تنقید کرنے سے باز نہیں رہتے، حالانکہ صحابہ کرام کو بُرا کہنے والا خود بُرا ہوتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ گرامی ہے: (لَا تَسُبُّوا اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِی) ''میرے کسی صحابی کو بُرا بھلا نہ کہو۔'' [صحیح مسلم: 2541]

عظیم تابعی، امام حسن بصری رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ کچھ لوگ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ اور سیدنا عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو بُرا بھلا کہتے ہیں اور ان پر لعنت کرتے ہیں، تو انہوں نے فرمایا: 'عَلٰی اُولٰئِکَ الَّذِینَ یَلْعَنُونَ، لَعْنَةُ اللّٰهِ'' ''ان پر لعنت کرنے والے اللہ کی لعنت کے مستحق ہیں۔'' [تاریخ دمشق لابن عساکر 206/59، وسندہ صحیح]

ابراہیم بن میسرہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: 'مَا رَاَیْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِیزِ ضَرَبَ إِنْسَانًا قَطُّ، إِلَّا إِنْسَانًا شَتَمَ مُعَاوِیَةَ، فَإِنَّه ضَرَبَه اَسْوَاطًا' ''میں نے امام عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کو کبھی کسی انسان کو مارتے ہوئے نہیں دیکھا، انہوں نے صرف اس شخص کو کوڑے مارے جس نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو بُرا بھلا کہا تھا۔'' [تاریخ دمشق لابن عساکر 211/59، وسندہ حسن]

تبع تابعی ابو اسامہ حماد بن اسامہ رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ زیادہ فضیلت والے ہیں یا عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ؟ تو انہوں نے فرمایا: 'اَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ لَا یُقَاسُ بِهِمْ اَحَدٌ' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام سے کسی کا بھی موازنہ نہیں کیا جا سکتا۔ [الشریعۃ للآجری: 2011، وسندہ صحیح] شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: 'مَنْ لَعَنَ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ، کَمُعَاوِیَةَ ابْنِ اَبِی سُفْیَانَ، وَعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ،